روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 20 اگست 2009ء 28 شعبان 1430 ہجری 20 ظہور 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 188

ہر ایک نگران ہے

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارہ میں دریافت کیا جائے گا۔ امام نگران ہے مرد اپنے اہل پر نگران ہے عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داریوں کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعه باب الجمعة فی القریٰ حدیث نمبر :844)

34 ویں جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر حضور انور کا لجنہ سے خطاب 15 اگست 2009ء

دین حق نے جو عورت کی قدرومنزلت بتائی ہے وہ کسی اور مذہب میں نہیں

پردے کا حکم اللہ تعالیٰ نے عورت کا تحفظ قائم کرنے کے لئے اتارا ہے جو قرآن کریم کا واضح حکم ہے

ہر لڑکی کا یہ مطمح نظر ہو کہ نیکیوں میں آگے بڑھے اور سوچے کہ اللہ کی خوشنودی کس طرح حاصل کی جائے

جلسہ سالانہ جرمنی منہائم کے دوسرے دن 15 اگست 2009ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین سے خطاب کے لئے پاکستانی وقت کے مطابق قریباً چار بجے سہ پہر لجنہ کی مارکی میں جلوہ افروز ہوئے۔ پُرجوش نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم، ترجمہ اور نظم سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ حضور انور کے خطاب سے قبل تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ حضور انور نے اعزاز پانے والی طالبات کو شیلڈز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے میڈلز سے نوازا۔

بعدازاں حضور انور نے خطاب فرمایا ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے یہ تمام تقریب اور لجنہ سے خطاب براہ راست نشر کیا اور حضور انور کے خطاب کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

حضور انور نے خطاب کے آغاز میں سورۃ النساء کی آیت 125 تلاوت فرمائی اور یہ ترجمہ پیش کیا اور مردوں میں سے یا عورتوں میں سے جو نیک اعمال بجالائے اور وہ مومن ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے اور وہ کھجور کی گٹھلی کے سوراخ کے برابر بھی ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک مومن عورت کس قدر خوش نصیب ہے کہ اس کا ایک مقام اللہ تعالیٰ نے قائم فرما دیا ہے۔ قرآن کریم میں جہاں مومنین کا ذکر آیا ہے۔ وہاں مومنین اور مومنات دونوں شامل ہیں۔ مومن صرف مرد ہی نہیں کہلاتا بلکہ عورت بھی مومن ہے اور اس لحاظ سے دونوں مراد ہیں اور جب بھی کوئی مومن عورت نیک عمل کرے گی تو اس کا اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا مرد کو۔ اس کے باوجود اعتراض ہوتا ہے کہ دین حق عورت کو وہ مقام نہیں دیتا۔ پھر جہاں دنیوی تعلیم میں عورت اور مرد کا حق برابر ہے اسی طرح روزمرہ کے حقوق میں بھی عورت کو اس کا پورا پورا حق دیا گیا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک صحابی نے عرض کی ہم سات بھائی تھے ہم میں سے کسی نے لونڈی کو تھپڑ مارا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسے فوراً رہا کردو۔

حضور انور نے فرمایا دین حق نے تو غلاموں اور لونڈیوں کو انسانیت کی بناء پر اس وقت بھی حقوق دلائے جب ان کی کوئی حیثیت نہیں تھی تو پھر یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ شریعت کامل ہونے کے بعد عورت کے حقوق دین حق نہ دے۔ دین نے تو عورت کو حقوق دلوا کر اس کو بلندیوں تک پہنچا دیا ہے۔

حضور فرماتے ہیں دین نے بیویوں کے حقوق بھی قائم فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتیں خدا کی لونڈیاں ہیں تمہاری لونڈیاں نہیں۔ ایک دفعہ عورتوں کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ مرد جہاد کرکے ہم سے زیادہ ثواب کما لیتے ہیں اور ہم گھروں پر بیٹھی رہتی ہیں۔ تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عورتیں گھروں کی نگرانی کا فریضہ ادا کرکے جہاد جتنا ہی ثواب حاصل کرسکتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پردے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا پردے کا حکم اللہ تعالیٰ نے عورت کا تحفظ قائم کرنے کے لئے اتارا ہے جو قرآن کریم کا واضح حکم ہے اور ہمارے مذہبی عقائد میں سے ایک ہے۔ اگر ایک عورت اسے دینی فرائض سمجھتے ہوئے ادا کرتی ہو تو کسی کو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ مغربی اقوام جو بے پردگی کا شکار ہیں۔ انہیں سوائے وقتی آزادی اور عیاشی کے کیا ملا ہے۔ سکون میں تو وہ بھی نہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا قرآن کریم ایک کامل کتاب ہے اور اس کا ہر حکم فطرت کے عین مطابق ہے۔ کوئی بھی دوسری مذہبی کتاب انسانی دست برد سے محفوظ نہیں۔ صرف قرآن کریم ہی ایسی تعلیم ہے جو انسان کے لئے کامل نجات ہے اور اس کے احکام مرد اور عورت کی فطرت کے عین مطابق ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سب چیزوں پر حاوی ہے اور اس کی رحمت سے جس طرح مرد حصہ لے رہا ہے عورت بھی اسی طرح حصہ لے رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے گناہ اور ثواب میں واضح فرق بھی بتادیا کہ یہ بدی ہے اس کے کرنے سے گناہ ملتا ہے اور یہ نیکی ہے اس کے کرنے سے ثواب ملے گا۔

حضور انور نے فرمایا جو کام مرد کرسکتا ہے وہ عورت نہیں کرسکتی اسی طرح جو کام عورت کرسکتی ہے وہ مرد نہیں کرسکتا جو برداشت عورت میں ہے وہ مرد میں نہیں۔ اگر مرد باہر کے کاموں کا نگران ہے تو عورت گھر کی نگران ہے۔

اگر عورتیں اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اس لئے بجا نہیں لا رہیں کہ لوگ ہمیں گھورتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں برقعے اتر رہے ہیں تو یہ ایمان کی کمی ہے اور اللہ تعالیٰ سے محبت میں کمی ہے اللہ تعالیٰ تو ہر نیکی پر دس گنا ثواب دینا چاہتا ہے اور ہم ہیں کہ اس سے دور ہورہے ہیں۔ پس انسان مغربی سوچ کے زیر اثر رہ کر خدا تعالیٰ سے اور اس کے فضلوں سے دور ہورہا ہے۔ اپنی حالتوں کا جائزہ لیں اور سوچیں۔ بعض یہ سمجھتے ہیں کہ مرد آزاد ہیں عورت نہیں تو مرد کے لئے حکم ہے کہ نماز پڑھنے کے لئے بیت الذکر جائے لیکن عورت کو کہا کہ تم گھر میں ہی نماز پڑھ لو اور بعض دنوں میں ویسے ہی چھوٹ

﴿باقی صفحہ 2 پر﴾

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

کا درس القرآن

۞ رمضان المبارک کے مہینہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے درس القرآن روزانہ شام 5 بجے پاکستانی وقت کے مطابق نشر ہوا کریں گے۔ احباب کرام نوٹ فرمالیں اور ان دروس سے استفادہ فرمائیں۔

عشرہ تعلیم القرآن

۞ نظارت تعلیم القرآن کے تحت مورخہ یکم تا 10 رمضان المبارک 1430ھ (اگست 2009ء) عشرہ تعلیم القرآن منانے کا پروگرام ہے۔ تمام امراء، صدران وسیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام عشرہ قرآن منا کر اس کی تفصیلی کارگزاری رپورٹ مرکز کو ارسال فرمائیں۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران عشرہ نماز تہجد کا التزام کیا جائے۔ نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے۔ ہر فرد جماعت روزانہ ایک پارہ تلاوت کرے۔ حسب استطاعت قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھے۔ خطبہ جمعہ میں بھی قرآن کریم کے فضائل وبرکات کا تذکرہ کیا جائے۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ جو افراد ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے ان کی معین فہرست تیار کرکے ان کو قرآن پڑھانے کا فوری انتظام کریں۔

(باقی صفحہ 8 پر)

خصوصی درخواست دعا

۞ مورخ احمدیت محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب آجکل علیل ہیں اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ احباب جماعت محترم مولانا موصوف کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 1۔ حضور انور کا لجنہ سے خطاب

دے دی ہے اور دیگر احکام ہیں۔ اخلاق حسنہ بجالانے کا حکم ہے تو جیسے مردوں کو ثواب ہے ویسے ہی عورتوں کو ثواب ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں...... تو جہاں مردوں کا ذکر کیا ہے وہاں عورتوں کا بھی ساتھ ہی ذکر کیا ہے۔ (الاحزاب:36)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر اخلاق حسنہ کا ذکر کیا ہے۔ بعض نیکیوں کو اختیار کرنے کا اور برائیوں کو چھوڑنے کا حکم دیا ہے اور دونوں جگہ مرد اور عورت کو برابر کے حقوق ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ لینے کے لئے ایمان میں ترقی کے لئے فرمانبرداری فرض ہے اور فرمانبرداری بھی کامل ہو۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کریں۔ ہر چھوٹے سے چھوٹے حکم پر عمل کریں۔ تب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ کامل فرمانبرداری دکھاؤ گے تو انعامات کے وارث ہوگے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر لڑکی کا یہ مطمح نظر ہو کہ نیکیوں میں آگے بڑھے۔ دنیاداری میں آگے نہ بڑھنے والی ہو بلکہ یہ سوچنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کس طرح حاصل کی جائے۔

یہ دنیا تو ابتلاؤں کا گھر ہے اس کے امتحانات سے جب انسان گزرتا ہے تب وہ کامیاب ہوتا ہے۔ لغویات کو چھوڑنا ہوگا۔ مومن کی یہ نشانی ہے کہ اس کا ہر قول و فعل سچائی پر مبنی ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صبر کے اعلیٰ نمونے دکھاؤ عاجزی دکھاؤ دولت کا اظہار فخر کے رنگ میں نہ کرو۔ پھر صدقہ و خیرات کرنے والیوں کا ذکر ہے۔ اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے والیوں کا ذکر ہے۔ ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے اجر عظیم رکھا ہے۔ ہر ایک جوان نیکیوں کو سرانجام دے گا ان کے لئے بہترین اجر ہے۔

ایک احمدی مرد اور عورت کی یہ بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ جب وہ بیعت کرتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گی تو کیا ان کے دل اس بات پر گواہ ہیں۔ اگر نہیں تو وہ اپنی بیعت کا پاس نہیں کر رہیں۔

حضور انور نے وقف نو بچوں کی خاص تربیت کے حوالے سے نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ وقف نو بچوں کو خاص کر تیار کرنا ہے لیکن ایک غیر وقف نو بچہ یا بچی بھی اتنا ہی اہم ہے کیونکہ جماعت کی ترقی سب سے وابستہ ہے۔ پس ان کی حفاظت کرنا ان کی بہترین تربیت کرنا ان کا فرض ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ماں باپ کی طرف سے بہترین تحفہ جو ان کی اولاد کے لئے ہے وہ اعلیٰ تربیت ہے۔

حضور انور نے ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کے بداثرات سے بچنے کی تلقین کی اور فرمایا کہ انہیں آگ میں اور اندھے کنویں میں جان بوجھ کر نہ ڈالیں ہر لمحہ دعا کریں۔

حضور انور نے فرمایا والدین کا فرض ہے کہ وہ خود اپنے بچوں کو قرآن پڑھائیں اگر انہیں نہیں آتا تو خود بھی سیکھیں۔ ہر ماں اور ہر عورت خود سیکھنے اور سکھانے والی بنے تاکہ آئندہ نسلیں جماعت کے لئے مفید وجود بنیں۔ انہیں MTA کے پروگرام دکھائیں تاکہ کوئی بہانہ نہ رہے۔ عورتیں اپنے خاوندوں کے گھروں کی نگران ہیں۔ اس لئے ان کا زیادہ حق ہے۔ ربنا ھب لنا کی دعا پڑھیں۔ صرف مردوں کے لئے یہ دعا نہیں ہے۔ بلکہ عورتوں کے لئے بھی یہ دعا ہے۔ بچے ماؤں سے زیادہ رنگ پکڑتے ہیں۔ جب مائیں بچوں کے لئے نیکیوں پر قائم رہنے اور متقیوں کا امام بننے کی طرف دعائیں کریں گی تو یہ ہو نہیں سکتا کہ ان کے لئے دعا کر رہی ہوں اور اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ ہو۔

دین نے تو ایک ایسا بلند مقام بھی عورت کو عطا فرمایا ہے جو مردوں کو بھی پیچھے چھوڑ جاتا ہے کہ جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔ پس اس چابی کا استعمال کر کے اپنے لئے بھی جنت کے دروازے کھولیں اور اپنے بچوں کے لئے بھی۔ ہر ماں جنت تک پہنچانے والی نہیں ہوسکتی۔ اس کا ایک کوڈ ہے اور وہ کوڈ ہے اعمال صالحہ اور تقویٰ۔

پس ہر احمدی عورت بتادے کہ تم کہتے ہو کہ عورت کی قدر و منزلت نہیں ہے بلکہ یہ ثابت کردے کہ دین حق نے جو عورت کی قدر و منزلت بتائی ہے وہ کسی اور مذہب میں نہیں۔ پس یہ اعزاز حاصل کرنے کی طرف ہر ماں کوشش کرے۔ حضور انور نے نوجوان بچیوں کو توجہ دلائی کہ اپنا مقام سمجھیں۔ انٹرنیٹ کو لغویات کے طور پر استعمال کرنے کی بجائے احمدیت کا مقام بلند کرنے کی طرف توجہ دیں۔ ماں باپ بھی اپنی ذاتی اناؤں کی وجہ سے اپنے گھروں اور نسلوں کا سکون نہ برباد کریں اور اپنی امانتوں کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پیارے امام کی پیاری باتیں

وہ کونسا احمدی ہے جو اپنے پیارے امام کی پیاری باتیں سننے اور پڑھنے کے لئے بے تاب نہیں رہتا۔ آپ کی اس پیاس کو "الفضل" بہت حد تک دُور کرتا ہے کیونکہ اس میں آپ کے پیارے امام کی پیاری باتیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

آج ہی الفضل خریدنے کا بندوبست کیجئے

(مینیجر روزنامہ الفضل)

مکرم محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ جن کو خداتعالیٰ نے نصف صدی سے زائد عرصہ تک بیرون پاکستان خدمات سلسلہ کی توفیق عطا فرمائی افسوس مورخہ 14 جولائی 2009ء کو ایک مختصر علالت کے بعد طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وفات پا گئے۔

جنوری 1940ء میں جب خاکسار نے مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ لیا تو آپ بھی وہاں موجود تھے چنانچہ ہم دونوں کو مدرسہ احمدیہ قادیان، جامعہ احمدیہ احمد نگر اور پھر جامعۃ المبشرین ربوہ میں اکٹھے تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ ملا پھر مولوی فاضل بھی ہم نے اکٹھا کیا اس لحاظ سے خاکسار کے ساتھ آپ کے نہ صرف دوستانہ بلکہ بھائیوں جیسے تعلقات تھے آپ کی رہائش قادیان میں بورڈنگ ہاؤس میں تھی اور میں محلّہ دارالیسر میں رہائش رکھتا تھا وہاں سے میں اکثر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی مجلس عرفان جو بیت المبارک میں نماز مغرب کے بعد منعقد ہوتی اس میں شمولیت کے لئے مغرب سے کچھ عرصہ پہلے ہی چلا جاتا اور بورڈنگ میں آپ سے میل ملاقات اور گفتگو کا موقعہ ملتا آپ شروع سے ہی ایک خاموش طبع، سنجیدہ اور ٹھنڈے مزاج کے مالک تھے ضرورت سے زیادہ گفتگو پسند نہ کرتے تھے زیادہ تر توجہ پڑھائی کی طرف ہوتی۔

1952ء میں جب خاکسار نے جامعۃ المبشرین سے شاہد کیا تو میری تقرری سیرالیون مغربی افریقہ ہوئی جب آپ نے شاہد کیا تو آپ کی تقرری بھی سیرالیون میں ہوئی چنانچہ میں ابھی سیرالیون میں تھا کہ 1955ء میں آپ بھی وہاں پہنچ گئے اس طرح ہم دونوں کو اکٹھے وہاں کام کرنے کی توفیق ملی اس وقت فری ٹاؤن مشن کے انچارج مکرم مولوی محمد ابراہیم خلیل صاحب تھے جب 1956ء میں واپس پاکستان کے لئے روانہ ہوئے تو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے جو ان دنوں امیر و مشنری انچارج سیرالیون تھے۔ مکرم محمود احمد صاحب چیمہ کو فری ٹاؤن مشن کا انچارج مقرر کر دیا یہاں آپ نے نہ صرف فری ٹاؤن جماعت کی تعلیم و تربیت میں نمایاں کام کیا بلکہ دعوت الی اللہ کا فریضہ بھی نہایت مستعدی اور محنت سے ادا کرنے کی توفیق پائی۔ سیرالیون سے واپسی پر کچھ عرصہ آپ نے مرکزی ادارہ جات میں خدمات سرانجام دیں اور پھر آپ کو 1962ء میں جرمنی بھجوا دیا گیا جہاں قریباً چار سال تک آپ فریضہ دعوت الی اللہ میں مشغول رہے وہاں سے واپسی ہوئی 1969ء میں آپ کو انڈونیشیا بھجوایا گیا جہاں آپ نے قریباً 31 سال تک نہایت گرانقدر خدمات سرانجام دیں وہاں آپ امیر و مشنری انچارج اور پرنسپل جامعہ احمدیہ کے عہدوں پر بھی فائز رہے انڈونیشیا میں آپ ایک نہایت ہی ہر دلعزیز مربی تھے جس کا اظہار آپ کی وفات پر تعزیتی فیکس مکرم امیر صاحب انڈونیشیا نے ان الفاظ میں کیا ہے:۔

"ہم ممبران جماعت احمدیہ انڈونیشیا نہایت افسردہ اور غمگین ہیں کہ ہمارے نہایت پیارے مہربان استاد، مربی اور درویش صفت دعاگو بزرگ ہم سے جدا ہوگئے اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جوار رحمت میں جگہ دے۔

مکرم ومحترم مولانا محمود احمد چیمہ کا نام انڈونیشین جماعت مشکل سے بھلا پائے گی کیونکہ اس بے ضرر نافع الناس وجود نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی 31 سال تک بہت خدمت کی بحیثیت مربی، امیر جماعت اور مشنری انچارج کے علاوہ آخر میں جامعہ احمدیہ انڈونیشیا کے پرنسپل کے طور پر خدمات انجام دیں ہم ان کی کمی شدت سے محسوس کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی تمام خدمات کو قبول فرمائے اور ان سے راضی ہو۔ آمین اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بالآخر صحت کی خرابی کی وجہ سے 2002ء میں آپ مستقل طور پر ربوہ تشریف لے آئے اور زندگی کے بقیہ ایام ربوہ میں گزار دیئے آپ نماز باجماعت کے سختی سے پابند تھے اور باوجود صحت کی خرابی کے گرمی ہو سردی ہو آپ نماز کے لئے باقاعدگی سے بیت بلال میں تشریف لے جاتے۔

آپ کو مطالعہ کا بہت شوق تھا اور کتب حضرت مسیح موعود، کتب خلفائے سلسلہ اور کتب احادیث اکثر آپ کے زیر مطالعہ رہتیں۔ ایک دفعہ آپ کی ایک بیماری کے دوران خاکسار تیمارداری کے لئے آپ کے گھر حاضر ہوا تو دیکھا کہ چارپائی کے پاس متعدد کتب پڑی ہیں کہنے لگے اب مطالعہ کا بہت موقع ملتا ہے آپ صرف مطالعہ نہیں کرتے تھے بلکہ گہری نظر سے مطالعہ کرتے اور جو بات سمجھ نہ آتی اس کو نوٹ کرتے اور پھر خاکسار کے پاس وکالت تبشیر میں تشریف لاتے اور باہمی تبادلہ خیالات سے اس مسئلہ کا حل تلاش کرتے اس کے علاوہ بھی آپ کا معمول تھا کہ خاکسار سے ملنے وکالت تبشیر میں تشریف لاتے اور مختلف امور پر گفتگو کا موقع ملتا۔ رمضان کے آخری عشرہ میں باقاعدگی کے ساتھ خاکسار کے گھر سیبوں کا تحفہ بھجواتے بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ میرے گھر میں ہی نہیں بلکہ بعض اور دوستوں کو بھی یہ تحفہ بھجواتے جن کی آپ نے ایک فہرست اپنے پاس تیار کر رکھی تھی۔

افسوس یہ دعاگو، تقویٰ شعار ملنسار اور صاف گو مربی سلسلہ ہم سے جدا ہوگیا اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

فیوض وبرکات قرآنی کے جذب کے طریقے

اللہ تعالیٰ نے قرآن فہمی اور اس سے فیض پانے کو اطاعت رسولؐ کے ساتھ باندھا ہے

علم تجوید و قراءت کا تعارف اور باقاعدگی سے تلاوت کی ترغیب

ابو لوذع الحافظ

قرآن مجید وہ عظیم کتاب ہے جسے خالق کائنات نے نوع انسانی کے نام آخری، کامل اور دائمی شریعت کے طور پر خود اپنے کلمات میں نازل فرمایا اور بڑے ناز سے فرمایا ہم نے اس کلام کو نہایت عمدگی کے ساتھ ترتیب دیا ہے۔ (الفرقان:33) پھر اس کی تلاوت کے التزام اور اس میں صحت وعمدگی کو ملحوظ رکھنے کی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا قرآن کو خوب نکھار کر پڑھا کرو۔ (مزمل:5) نیز اس مقدس کلام کے الفاظ کی حفاظت اور اس کے مضامین کو بیان کرنے کی ذمہ واری اپنی ذات مقتدر پر لیتے ہوئے فرمایا یقیناً اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت ہماری ذمی واری ہے۔ پس جب ہم اسے پڑھ چکیں تو تو اس کی قراءت کی پیروی کر۔ پھر اس کا واضح بیان بھی ہمارے ذمہ ہے۔

(قیامہ 18-19-20)

لفظاً ومعنیً خلق اللہ تک ابلاغ

انسان کا مقصد پیدائش وحیات اپنے اندر صفات خالق کا انعکاس ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ اپنے کلام کے ذریعہ انسان کی اس امر کی طرف راہنمائی فرماتا ہے مگر انسان چونکہ طبعاً و خلقةً اسوہ اور نمونہ کا محتاج ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ کو برگزیدہ کرکے اس پر اپنا کلام نازل فرماتا ہے۔ اسے اپنے کلام کو عمل میں ڈھالنے کی توفیق دیتا ہے اور پھر اس کے ذریعہ بنی نوع کو اس تعلیم کی طرف راغب فرماتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری شریعت کو لفظاً لفظاً اپنے عبد کامل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا اور اس کلام کو اپنے سینہ میں محفوظ کرنے کے ساتھ ساتھ اسے من وعن بنی نوع انسان تک پہنچایا۔

آپؐ کی تلاوت کلام پاک کی کیفیت آپؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہؓ سے دریافت کی گئی تو فرمایا آپؐ اس طرح تلاوت فرماتے تھے کہ حرف حرف نمایاں وممتاز ہوتا تھا۔

(ترمذی باب فضائل القرآن حدیث نمبر:2923)

اس طرح رسول اللہؐ قرآن مجید خلق اللہ کو سناتے اور یاد کرواتے رہے۔ پھر متبعین کو قرآن مجید کی صحیح اور درست تلاوت کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتے: جس نے اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا تو اسے ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہو گی۔ (فرمایا) میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ اس طرح الم پڑھنے سے تیس نیکیاں مل جائیں گی۔

(ترمذی ابواب فضائل القرآن حدیث نمبر:2910)

آپ ہر فرد بشر کو تلاوت قرآن مجید کی ترغیب دیتے اور جن افراد کے لئے قرآن مجید سیکھنا اور پڑھنا نسبتاً مشکل ہوتا ان کو مشکل اٹھا کر بھی الفاظ قرآنی کو ممکنہ حد تک درست ادا کر کے مواظبت اور مستقل مزاجی کے ساتھ تلاوت کرتے رہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے جو شخص قرآن پڑھتا ہے اس حال میں کہ اس کی زبان تھتھلاتی ہو اور وہ بڑی مشکل کا سامنا کرتے ہوئے بھی قرآن پڑھتا رہتا ہے تو اس کے لئے خدا کے حضور دوہرا ثواب ہے۔

(مسلم کتاب فضائل القرآن حدیث نمبر:1862)

عمدہ طور پر پڑھنے کے لئے علم تجوید کی ایجاد

رسول کریمؐ کو تو اللہ تعالیٰ نے ''افصح العرب'' کے مقام پر فائز فرما کر قرآن مجید کو صحیح صحیح ادا کرنے کا ملکہ عطا فرمایا تھا افراد امت میں سے ایک طبقہ نے قرآن مجید کے حروف والفاظ کو زبان سے درست اور عمدہ طور پر ادا کرنا سکھانے کے لئے علم تجوید ایجاد کیا۔ لفظ تجوید جودت سے ہے جودت کے معنی کھرے پن کے ہیں۔ لفظ تجوید کے معنیٰ ہوئے ''کھرا کرنا، خالص کرنا''، علم تجوید کی اصطلاح میں تجوید کے معنی ہیں۔

''تمام حروف کو ان کے مخارج سے صفات لازمہ وصفات عارضہ کے ساتھ ادا کرنا۔'' یعنی وہ صفات جو حروف کی کیفیت ادا کو ممتاز اور خوبصورت بناتی ہیں۔ بعض صفات حروف میں مستقلاً پائی جاتی ہیں اور بعض خاص خاص مواقع پر عارضی طور پر پیدا ہوتی ہیں۔ عام فہم الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ علم تجوید کے ذریعہ حروف والفاظ کو ٹھیک ٹھیک، خوبصورت اور عمدہ طور پر ادا کرنا سکھایا جاتا ہے۔

علم تجوید سے استفادہ

اہل علم نے قرآن مجید درست اور عمدہ طور پر پڑھنے کے لئے اصول وقواعد وضع کئے ہیں مگر یہ ضروری قرار نہیں دیا کہ ہر تلاوت کرنے والے کو بالتفصیل ان قواعد سے آگاہ ہونا لازم ہے۔ تاہم عموماً ان قواعد کے مطابق پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے کیونکہ ارشاد باری ہے قرآن کو خوب نکھار کر پڑھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت فرماتے تو جہاں آپ کی ادا میں حرف حرف نمایاں وممتاز ہوتا وہاں حضرت انسؓ کی روایت کے مطابق آپؐ ٹھہر ٹھہر کر لَے کے ساتھ تلاوت کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کو آپؐ کا یہ انداز تلاوت بہت بھاتا تھا۔ چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی چیز پر اس ذوق اور توجہ سے کان نہیں دھرتا جتنا وہ ایک نبی کی آواز پر کان لگاتا ہے جو خوش لحن ہو اور ترنم سے قرآن پڑھتا ہو۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل القرآن حدیث نمبر:1845)

آپؐ صحابہؓ کو بھی اس امر کی ترغیب دیتے اور قرآن عمدہ پڑھنے پر ان کی حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو ایک مرتبہ فرمایا کاش تم مجھے دیکھ لیتے کل جبکہ میں تمہاری قراءت سن رہا تھا۔ (تم نے بہت عمدہ پڑھا) تمہیں لحن داؤدی عطا ہوا ہے۔

(مسلم کتاب فضائل القرآن حدیث نمبر:1852)

تلاوت قرآنی کی برکت سے زباں کا رواں ہونا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن کھول کر بیان کرنے والی عربی زبان میں ہے۔ یعنی جہاں اس کی تلاوت کے اثر سے پڑھنے والے کے ذہن کی الجھنیں دور ہوتی ہیں وہاں اس کی خالص عربیت سے زبان بھی کھلتی ہے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی کہ حضور میرے واسطے دعا کی جاوے کہ میری زبان قرآن شریف اچھی طرح ادا کرنے لگے۔ قرآن شریف ادا کرنے کے قابل نہیں اور چلتی نہیں۔ میری زبان کھل جاوے۔ فرمایا ''تم صبر سے قرآن شریف پڑھتے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو کھول دے گا۔ قرآن شریف میں یہ ایک برکت ہے کہ اس سے انسان کا ذہن صاف ہوتا ہے اور زبان کھل جاتی ہے۔ بلکہ اطباء بھی اس بیماری کا اکثر یہ علاج بتایا کرتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم ص105)

قرآن شریف کی اس برکت سے راقم کو فیض پانے کا ذاتی تجربہ ہے۔ تاہم اس کے لئے ضروری ہے کہ بعض موٹے اصولوں کو اپناتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مشق کی جاوے۔ اس کے لئے یہ احتیاط بھی ضروری ہے کہ صرف حروف کی ادا پر ہی غیر معمولی زور نہ دیا جائے بلکہ رواں پڑھنے کے اصولوں پر ابتدائی دو دو تین تین حروف والے اسباق سے ہی مشق شروع کی جائے۔

قرآن مجید سیکھنے کے لئے استاد پکڑنا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھنے سکھانے کے عمل کو اپنے صحابہؓ میں جاری کرتے ہوئے استادوں کی ایک جماعت تیار کر دی جو آپ سے قرآن سیکھتے اور آگے سکھاتے تھے ان میں سے چار چوٹی کے استاد تھے جن کے بارہ میں خاص طور پر فرمایا کہ ان سے قرآن سیکھو یعنی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابی بن کعبؓ۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن حدیث:4999)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ قرآن تمہارا محتاج نہیں پر تم محتاج ہو کر قرآن کو پڑھو۔ سمجھو اور سیکھو۔ جبکہ دنیا کے معمولی کاموں کے واسطے تم استاد پکڑتے ہو تو قرآن شریف کے واسطے استاد کی ضرورت کیوں نہیں۔ کیا بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی قرآن شریف پڑھنے لگے گا! بہرحال معلم کی ضرورت ہے۔''

(الحکم 10/اگست 1907ء)

درس وتدریس میں مخاطبین کی صلاحیت

قرآن مجید اس طور سے سکھانا چاہئے کہ سیکھنے والا ممکنہ حد تک اچھا اور عمدہ پڑھنا سیکھ لے۔ تلاوت قرآن مجید فرض کفایہ نہیں کہ کچھ افراد کے تلاوت کرنے سے دیگر افراد سے اس فریضہ کی ادائیگی ساقط ہو جائے۔ لوگوں کی بے جا سہل پسندی یا کچھ لوگوں کی طرف سے علم تجوید کے نام پر قواعد کی غیر معمولی باریکیوں کو بے محل پیش کرنے اور عملی مشق سے سیکھنے والوں کو محروم رکھنے یا پھر بعض افراد کے قواعد تجوید پر ٹھیک سے مشق کئے بغیر متکلفانہ انداز میں تلاوت کرنے کے عمل نے اس خیال کے حامل طبقہ کو جنم دیا کہ ''خواہ مخواہ الفاظ قرآنی کی ادا سیکھنے پر وقت صرف کرنے اور اس کی عربی عبارت کی تلاوت کی ضرورت نہیں صرف ترجمہ پڑھ لینے سے الٰہی تعلیم میں جو پیغام ہے مل جاتا ہے''۔ زمانہ کے حکم وعدل حضرت مسیح موعود کے حضور اس امر کا ذکر ہوا آپ نے بڑے جلال سے فرمایا:

''ہم ہرگز فتویٰ نہیں دیتے کہ قرآن کا صرف ترجمہ پڑھا جاوے اس سے قرآن کا اعجاز باطل ہوتا ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ قرآن دنیا میں نہ رہے۔''

(ملفوظات جلد سوم ص265)

پس قرآن مجید کو اس کی عربی عبارت میں جب ہر مومن کے لئے پڑھنا ضروری ہے تو اس کے سیکھنے کے لئے جہاں اہتمام کی ضرورت ہے وہاں اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ مختلف صلاحیتوں اور استعدادوں کو پیش نظر رکھا جائے۔ حضرت امام ترمذی نے حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت نقل کی ہے۔ رسول اللہؐ کی جبریل سے ملاقات ہوئی آپ نے عرض کیا کہ میں ایسی امت کی طرف مبعوث ہوا ہوں جو امی ہے۔ ان میں بوڑھی عورتیں، بوڑھے مرد، بچے بچیاں اور ایسے افراد ہوں گے جنہوں نے کبھی کتاب پڑھی نہ ہوگی۔ حضرت جبریل نے کہا اے محمدؐ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(جامع ترمذی ابواب القراءت حدیث نمبر: 2944)

صحیح مسلم میں حضرت ابی بن کعب ہی سے ایک طویل روایت درج ہے اختصاراً یہ ہے کہ آپ نے بیان کیا میں مسجد میں موجود تھا ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی اور قراءت کی جو مجھے عجیب لگی۔ دوسرا آیا تو اس نے نماز پڑھی اور قراءت کی جو پہلے شخص کی قراءت سے مختلف تھی۔ بعد میں ہم تینوں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے دونوں سے قراءت سنی اور دونوں کو درست قرار دیا۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل القرآن حدیث 1904)

ان دو روایات سے معلوم ہوا کہ اس امر کی گنجائش ہے کہ مختلف لہجوں اور مختلف استعدادوں کے افراد اپنی بساط کے مطابق جس طرح ان کے لئے ممکن ہو قرآن مجید پڑھ سکتے ہیں۔

علم قراءت

قرآن مجید حرف بحرف اللہ کا کلام ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ”قرآن شریف کی برابر حفاظت ہوتی چلی آئی ہے کہ ایک لفظ اور نقطہ تک اس کا ادھر ادھر نہیں ہوسکتا۔ اس قدر حفاظت ہوئی ہے کہ ہزاروں لاکھوں حافظ قرآن شریف کے ہر ملک اور ہر قوم میں موجود ہیں جن میں باہم اتفاق ہے۔ ہمیشہ یاد کرتے ہیں اور سناتے ہیں۔ (الحکم 17 فروری 1906ء)

قراءت اصطلاحاً وہ علم ہے جس سے کلمات قرآنیہ میں قرآن مجید کے ناقلین کا وہ اتفاق اور اختلاف معلوم ہو جو آنحضرتؐ سے سن لینے کی بناء پر ہے۔ اپنی رائے پر نہیں۔ علم قراءت کا موضوع کلمات قرآنی ہیں اور اس میں جدوجہد کا محور یہ بات ہے کہ آنحضرتؐ کی حیات طیبہ میں حجاز مقدس کی فصیح عربی زبان کے قبائلی جزوی فرق کے زیر اثر کن کن کلمات قرآنی کو کس طرح پڑھا گیا اور از روئے وحی کس فرق کو آپ نے قرآنی حدود کے دائرے میں شمار کرتے ہوئے اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔ مثلاً نمبر 1۔ کسی لفظ میں ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھا جانا۔ سورۃ فاتحہ میں لفظ ”صراط“ ”ص“ کے ساتھ محفوظ کروایا گیا ہے جبکہ عربی لغات (ڈکشنری) میں یہ لفظ ص کی بجائے ”س“ کے ساتھ ملتا ہے اور سہولت کی خاطر یا بعض قبائل کی عادت کی وجہ سے اس لفظ قرآنی کو ص کی بجائے ”س“ کے ساتھ پڑھنے کی اجازت ہے۔ اسی طرح ص کی بجائے ”ز“ بھی پڑھا گیا ہے۔ کیونکہ ”ز“ کو صغیر (یعنی اس حرف کی کیفیت ادا میں موجود سیٹی کی آواز) ہونے کی وجہ سے ”س“ سے مشابہت ہے۔ گویا لفظ صراط س، ص اور ز تینوں کے ساتھ پڑھا گیا۔

نمبر 2۔ لفظ میں کسی آواز کو لمبا یا چھوٹا ادا کرنے کا فرق: مثلاً لفظ ”سُکـــارى“ میں ك کو بغیر الف کے سکری بھی پڑھا گیا۔ اسی طرح لفظ ”لامستم“ میں لام کو الف کے ساتھ اور بغیر الف کے لمستم دونوں طرح پڑھا گیا اور معنی ایک ہی ہیں۔

(املاء مامن به الرحمٰن جلد اول)

نمبر 3۔ آواز کو زیادہ لمبا کرنے کی علامات مد منفصل (چھوٹی مد) اور مد متصل (بڑی مد) کو پڑھنے میں بھی ائمہ قراءت سے مختلف طریق مروی ہیں۔ بعض ائمہ مد منفصل پھر قدرے زیادہ لمبا پڑھتے ہیں بعض عام حرف مد (یعنی مد اصلی) کے طور پر ہی پڑھتے ہیں۔ مدّ متصل میں بھی بعض زیادہ لمبا کھینچتے ہیں اور بعض معمولی سا لمبا پڑھنے پر اکتفا کرتے۔ الغرض لہجوں اور عادت کے اعتبار سے بعض الفاظ قرآنی کو بعض ائمہ بعض حرکات کی تبدیلی یا آواز کے لمبا یا چھوٹا ادا کرنے کے فرق کے ساتھ پڑھتے تھے۔ مگر جہاں تک متن قرآن اور اس کے الفاظ کی حفاظت کا تعلق ہے مامور زمانہ کے الفاظ میں

”قرآن کریم وہ یقینی اور قطعی کلام الٰہی ہے جس میں انسان کا ایک نقطہ یا ایک شعشہ تک دخل نہیں اور وہ اپنے الفاظ اور معانی کے ساتھ خدا تعالیٰ کا ہی کلام ہے اور کسی فرقہ (۔) کو اس کے ماننے سے چارہ نہیں۔ اس کی ایک ایک آیت اعلیٰ درجہ کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ وہ وحی متلو ہے جس کے حرف حرف گنے ہوئے ہیں“۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد نمبر 3 ص 384)

قرآنی عبارت کے ظاہری حسن میں بھی کمال درجہ پر ہونے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

”اس سے بڑھ کر اور کیا بے ادبی ہوگی کہ قرآن شریف کی آیات کو جو ہر پہلو اور ہر رنگ میں کیا ظاہر اور کیا باطن ایک معجزہ ہیں تُک بندی کہا جاتا ہے۔ قرآن شریف کا باطن معجزہ ہے ویسے ہی اس کے ظاہر الفاظ بھی معجزہ ہیں۔ ایک انسان کا اگر ظاہر ہی گند، ناپاک اور خبیث ہوگا تو اس کی روحانی حالت کیا ہو گی۔ عوام اور ادنیٰ نظر والوں کے لئے تو ظاہر ہی کی خوبی معجزہ ہوتی ہے۔ قرآن ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے ہے اور اسی لئے ہر رنگ میں معجزہ اور نشان ہے۔“

(الحکم 17 مئی 1903ء)

قرآن مجید کی تلاوت کی غرض

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جو فرمایا کہ قرآن کو خوب نکھار کر پڑھو۔ یہ تہجد کا موقع ہے اور رسول کریم ﷺ بطور حامل امر نبوت مخاطب ہیں۔ گویا قرآن کو خوبصورت انداز میں پڑھنے کے حکم میں اس کے تقدس اور عظمت کی وجہ سے مقصود بالذات جہاں اس کے الفاظ و آیات کو عمدہ طور پر اور صحیح صحیح پڑھنا ہے وہاں اس کے مضامین و معارف میں اترنا اور علم و عمل میں ترقی کرنا اولیٰ طور پر مطلوب ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہمارا زمانہ تو ایسا تھا کہ ہم لوگوں کو قرآن سے پہلے ایمان دیا جاتا تھا۔ کوئی سورۃ محمد ﷺ پر نازل ہوتی تو ہم اس میں مذکور حلال و حرام سیکھتے اور سیکھتے کہ ہم نے کیا کیا کرنا ہے اور کس کس فعل سے مجتنب اور باز رہنا ہے مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ سورۃ فاتحہ سے لے کر آخر تک قرآن پڑھ جاتے ہیں مگر نہیں سمجھتے کہ وہ انہیں کیا حکم دیتا ہے۔ کس امر میں زجر و توبیخ کرتا ہے۔ کیا کرنے کو کہتا ہے اور کس بات سے روکتا ہے۔ (اتقان جلد اول ص 258)

محبت الٰہی کا تقاضا تو یہی ہے کہ اس محبوب ہستی کے کلام کو خوبصورت انداز میں پڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کو دل و جگر میں اتارا جائے اور رسول کریم ﷺ نے عملاً ایسا ہی کر کے دکھایا جہاں آپ کا اپنا وجود ”کان خلقہ القرآن“ کی شہادت کے مطابق مجسم قرآن تھا وہاں آپ نے اپنے اس اسوہ کو اپنانے والے دیگر وجود بھی تیار کئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”بلکہ یہ وہ کھلی کھلی آیات ہیں جو ان کے سینوں میں (درج) ہیں جن کو علم دیا گیا ہے (العنکبوت: 50)

مگر یہ مقام قرآن کو صرف اچھی آواز سے پڑھ لینے سے حاصل نہیں ہوتا اسی لئے یہ انذار موجود ہے کہ رب قاری یلعنہ القرآن کہ کچھ قاری ایسے بھی ہوتے ہیں کہ قرآن تو پڑھتے ہیں مگر ان میں قرآن کا پڑھنا خدا سے قرب کی بجائے ان کو خدا سے دور لے جا رہا ہوتا ہے۔

مامور من اللہ سے وابستگی کی ضرورت

قرآن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ اعلان فرمایا کہ ھدًی للناس تمام بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے نازل کیا گیا ہے کہ وہاں یہ بھی فرمایا ”(اے محمدؐ) یقیناً ہم نے اسے تیری زبان پر سہل کر دیا ہے تا کہ وہ نصیحت پکڑیں (الدخان: 59) پھر فرمایا رسول جو تمہیں دے تو اسے لے لو اور جس سے تمہیں روکے اس سے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔ (حشر: 8)

گویا اللہ تعالیٰ نے قرآن فہمی اور اس سے فیض پانے کو اطاعت و فرمانبرداری رسولؐ کے ساتھ باندھ دیا اور رسول کریم ﷺ نے اطاعت کے فیض کو اپنے بعد خلفاء اور ائمہ صالحین کی اطاعت کے ساتھ وابستہ کر دیا چنانچہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو امام کی اطاعت سے نکل جائے تو وہ قیامت کے روز اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس اپنے حق میں کوئی حجت و دلیل نہ ہوگی اور جو مر جائے اس حال میں کہ اس کی گردن پر بیعت کا جوا نہ ہو تو گویا وہ جاہلیت کی موت مر گیا۔ (مسلم)

حضرت ابوبکرؓ اور معرفت قرآن

رسول کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو تمام مسلمان مارے غم کے پاگل ہوئے جاتے تھے۔ انہیں کچھ نہ سوجھتا تھا کہ کیا کریں۔ حضرت عمرؓ جیسے جری اور جلیل القدر صحابی کی فرط جذبات سے یہ حالت ہوئی کہ تلوار نیام سے نکال لی اور اعلان کیا کہ جو کہے گا کہ محمدؐ فوت ہو گئے ہیں اس کا سر تن سے جدا کر دوں گا۔ حضرت ابوبکرؓ جنہیں اللہ تعالیٰ نے خلافت کی مسند پر بٹھانا تھا ان کی توجہ اللہ نے قرآن سے راہنمائی کی طرف پھیری چنانچہ آپ نے سورہ آل عمران کی آیت 145: حاضرین کو سنائی اور فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی محمدؐ کی عبادت کرتا تھا وہ سن لے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا اسے بشارت ہو کہ اللہ حیی و قیوم ہستی ہے اسے موت نہیں آتی۔ اس پر مجمع کو کچھ ڈھارس ملی اور حضرت عمرؓ تو کہنے لگے مجھے ایسے لگتا ہے کہ یہ آیت قرآنی آج ہی نازل ہوئی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ قرآن کی حفاظت اور اس کی تعلیم کی ترویج و اشاعت کے لئے جس جواں مردی سے کوشاں ہوئے اور منکرین زکوٰۃ کو آہنی ہاتھوں سے لیا اور ان کو قرآن کی بنیادی تعلیم کے مطابق زکوٰۃ ادا کرنے کا پابند کیا۔ پس اس تاریخی واقعہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ دکھا دیا کہ وہ قرآن مجید کا صحیح فہم اپنے برگزیدوں کو عطا فرماتا ہے اور اس کی تعلیم پر عمل کی توفیق بھی اس کے خلیفہ ہی کو عطا ہوتی ہے اور اس خلیفہ کے واسطے سے ہی مومنین کی جماعت اس سے فیض پاتی ہے۔

فیضان قرآن کریم

”میں سچ سچ کہتا ہوں اگر قرآن شریف سے اعراض صوری یا معنوی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس میں اور اس کے غیروں میں فرق رکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر یقین اور ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اس کی قدرتوں کے عجائبات وہ مشاہدہ کرتا ہے۔ اس کی معرفت بڑھتی ہے۔ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اس کو وہ حواس اور قویٰ دیئے جاتے ہیں کہ وہ ان چیزوں اور اسرار قدرت کو مشاہدہ کرتا ہے جو دوسرے نہیں دیکھتے وہ ان باتوں کو سنتا ہے کہ اوروں کو ان کی خبر نہیں ہوتی“۔

(الحکم 17 / اگست 1905ء)

اس ارشاد میں حضور نے قرآن سے فیض پانے کیلئے دو شرطیں عائد فرمائی ہیں۔ 1۔ اعراض صوری۔

(باقی صفحہ 5 پر)

مکرم رانا منیب احمد خان صاحب

میرے نانا جان چوہدری عبداللہ خاں صاحب کاٹھگڑھی

میں جس بزرگ کا ذکر خیر کرنا چاہ رہا ہوں وہ ہیں میرے نانا جان مکرم چوہدری عبداللہ خاں کاٹھگڑھی آپ چوہدری خواجہ خاں صاحب کاٹھگڑھی کے منجھلے بیٹے اور چوہدری ہدایت اللہ خاں صاحب کاٹھگڑھی دربان ڈیوڑھی حضرت امان جان کے بھتیجے تھے۔ نانا تین بھائی تھے۔ صوفی عبدالعزیز خاں صاحب، نانا جان، اور ماسٹر عطاءاللہ خاں صاحب کاٹھگڑھی۔ مولوی عبدالکریم صاحب کاٹھگڑھی مربی سلسلہ نانا جان کے بھتیجے تھے۔ آپ 1910 میں انڈیا ضلع ہوشیار پور کے قصبہ کاٹھگڑھ میں پیدا ہوئے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک احمدی گھرانے میں پیدا ہوئے آپ کے خاندان نے 1900 میں احمدیت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ آپ کے چچا کو قادیان میں کافی عرصہ حضرت اماں جان کی ڈیوڑھی کا دربان رہنے کی سعادت ملی۔

آپ اپنے دور کے لحاظ سے اچھا خاصا لکھنا اور پڑھنا جانتے تھے۔ حالانکہ آپ نے کسی سکول سے باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کی تھی۔ آپ سادہ، دعا گو اور نیک انسان تھے احمدیت سے آپ کو والہانہ محبت تھی آپ نے دین کو دنیا پر ہمیشہ مقدم رکھا اور بہت سے مواقعوں پر آپ نے دینی کاموں میں دنیاوی کاموں کو روک ہرگز نہ بننے دیا۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند اور تہجد گزار انسان تھے۔ نمازوں کو وقت پر پڑھتے اور کبھی قضاء نہ ہونے دیتے تھے۔

ایک دفعہ آپ کھیتوں میں گنے کا رس نکال رہے تھے اور گڑ بنانے کے لیے ”پت“ تیار کر رہے تھے۔ (پت گڑ بنانے کا مرحلہ ہے جو گنے کے رس کو گرم کر کے تیار کی جاتی ہے۔) نماز عصر کا وقت کچھ کم پڑتا جا رہا تھا۔ اگر آپ اُس کو مکمل کر کے آگ سے اتارتے تو نماز کا وقت گزر جاتا تھا آپ ”پت“ کی پرواہ کئے بغیر وضو کر کے نماز پڑھنے لگے اور آپ نے تسلی سے نماز پڑھی اور جب واپس آئے تو ”پت“ ضائع ہو چکی تھی۔ اس پر آپ نے ذرا ملال نہ کیا اور بھی بہت سے موقعوں پر آپ نے دینی کاموں کے لیے دنیاوی کاموں میں حرج کرلیا کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہے تو ہونے دو مگر نماز ترک نہ کرو۔ جس جگہ بھی نماز کا وقت ہوتا آپ وہیں نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔ چونکہ زیادہ وقت کھیتوں میں گزرتا تھا تو کھیتوں میں ہی نماز ادا کرلیتے تھے۔ آپ ہر کسی کو نماز پڑھنے کی اکثر تلقین کرتے رہتے تھے اور نماز میں کمزور رشتہ داروں کے گھر جاتے اور انہیں وہاں نماز پڑھنے کی تلقین کرتے تھے۔

آپ کو قرآن کریم سے بے حد عشق تھا۔ سوتے وقت آپ قرآن کریم اپنے سرہانے رکھ لیا کرتے تھے روزانہ صبح نماز سے فارغ ہو کر قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے۔ آپ قرآن کریم کے ترجمہ کو بہت ہی غور وخوض سے پڑھتے تھے۔ آپ نے قرآن کریم کا بہت سا حصہ حفظ کیا ہوا تھا۔ آپ قرآن کریم کی آیات مبارکہ کاغذ پر لکھ کر جیب میں ڈال کر کھیتوں میں کام کرتے وقت ساتھ لے جاتے تھے۔ وہاں کام کے دوران ان آیات کو دہراتے رہتے اور اپنے کام میں بھی مصروف رہتے تھے۔ اس طرح آپ ہمہ وقت ذکر میں مشغول رہتے تھے۔

انڈیا سے ہجرت کے وقت آپ نے ہجرت کر کے چک نمبر 68ج ب ضلع فیصل آباد میں عارضی رہائش اختیار کی آپ وہاں عرصہ 3 سال کے قریب رہے پھر 1951 کے شروع میں جب تمام خاندان کو چک نمبر TDA 2 ضلع خوشاب میں زمین آلاٹ ہوگئی تو آپ وہاں تشریف لے گئے اور مستقل رہائش اختیار کرلی۔ آپ ایک محنتی زمیندار تھے۔ آپ نے بہت محنت سے زمین کو آباد کیا اور قابل کاشت بنایا اور اپنی زمین میں بے شمار سایہ دار پودے لگائے اور بہت پھل دار پودے بھی لگائے جن میں کینو، امرود اور آم شامل ہیں جو آجکل بھی پھل دے رہے ہیں۔

آپ نے چک نمبر TDA 2 میں احمدیہ بیت الذکر تعمیر کروائی۔ اس بیت کا یہ منفرد اعزاز ہے کہ اس کی بنیاد چھ رفقاء حضرت مسیح موعود نے رکھی۔ آپ چک نمبر TDA 2 جماعت کے تقریباً 30 سال صدر جماعت رہے۔ بیت احمدیہ میں آپ تادم وفات امام الصلوٰۃ بھی رہے اس وجہ سے خواہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا ہو سب آپ کو امام صاحب کہہ کر پکارتے تھے۔ گاؤں کے تمام لوگ آپ کا بے حد احترام کرتے تھے اور آپ بھی ہر چھوٹے اور بڑے کی قدر کرتے تھے۔

آپ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے لیے ہر سال باقاعدگی سے جاتے تھے اور کوئی ایسا سال نہ گزرا ہوگا جب آپ نے تمام خاندان سمیت جلسہ سالانہ میں شرکت نہ کی ہو۔ جلسہ سالانہ پر جاتے وقت آپ مال مویشی کو سائے میں درختوں کے ساتھ باندھ دیتے اور مویشوں کے آگے زیادہ سارا چارہ کاٹ کر ڈال دیتے تھے اور ہمسایوں سے کہہ دیتے کہ پانی پلادینا اور آپ تمام فیملی سمیت جلسہ سالانہ میں شرکت کے لیے ربوہ چلے جاتے تھے۔ یہ آپ کا ہر سال کا معمول تھا اور خدا کے فضل سے کبھی بھی اُن تین دنوں میں جانوروں کو کچھ نہیں ہوتا تھا جب واپس آتے تو سب کو بخیریت پاتے۔

آپ کو حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ آپ الفضل اور دوسرے جماعتی رسالے بھی باقاعدگی سے پڑھتے تھے۔ آپ نے روزنامہ الفضل گاؤں میں اپنے نام جاری کروایا ہوا تھا۔ آپ الفضل کا بغور مطالعہ کرتے تھے پھر چونکہ میری نانی اماں پڑھنا نہیں جانتی تھیں اُن کو بھی اور دوسرے افراد کو بٹھا کر الفضل میں سے احادیث اور ارشادات بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پڑھ کر سُناتے تھے۔ یہ اُن کا روزانہ کا معمول تھا آپ کہا کرتے تھے کہ الفضل ایک نعمت ہے اس کی قدر کیا کرو جب کچھ دیر کے لیے الفضل پر عارضی پابندی لگی تو آپ پرانی الفضل نکال کر پڑھتے اور گھر والوں کو پڑھ کر سُناتے تھے۔

آپ بہت ہی رحم دل، شگفتہ مزاج اور حوصلے والے انسان تھے۔ مہمان نوازی بھی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ گرمی کے موسم میں لوگ کچھ دیر ستانے کے لیے آپ کے ڈیرے پر آجاتے آپ پانی اور کھانا پیش کرتے کیونکہ گاؤں میں سارا ریت تھا ریتلا علاقہ ہونے کی وجہ سے پیدل چلنا بھی دشوار ہوتا ہے اور پھر دور دور تک چھاؤں اور پانی میسر نہیں ہوتا تھا۔ اس طرح لوگ آپ کے ڈیرے پر چھاؤں میں آجاتے تھے۔ آپ اُن کی مہمان نوازی کرتے تھے۔

آپ سلسلہ کے لوگوں کی بہت قدر کرتے تھے اور اگر سلسلہ کی طرف سے کوئی ارشاد ملتا تو ایک فدائی احمدی ہونے کی حیثیت سے من وعن تسلیم کرنے کی کوشش کرتے اور بلا توقف اس پر عمل بھی کرتے تھے۔ آپ کی عین جوانی کا واقعہ ہے ایک دفعہ مرکز کی طرف سے ارشاد ہوا کہ تمباکو نوشی نہیں کرنی چاہئے کیونکہ مضر صحت ہوتی ہے آپ نے اس ارشاد کے بعد چونکہ آپ حقہ نوشی کرتے تھے آپ نے فوراً اپنا حقہ توڑ دیا اور پھر تادم وفات تمباکو نوشی سے مکمل طور پر دور رہے۔ آپ حقہ چھوڑنے کے بعد تقریباً 50 سال زندہ رہے۔

گاؤں میں اگر کوئی جھگڑا ہو جاتا یا پھر کسی بات پر تنازعہ چل پڑتا تو آپ فوراً صلح کروانے کی کوشش کرتے تھے دونوں فریق خواہ کتنے ہی برہم کیوں نہ ہوں آپ کی ذات انہیں صلح پر آمادہ کرلیتی تھی۔ گاؤں میں کیا رشتہ دار اور کیا غیر رشتہ دار سب آپ کی بہت عزت کرتے اور آپ کی بات کو کبھی بھی پس پشت نہ ڈالتے تھے اس طرح آپ ان میں مزید رنجشیں بڑھنے سے روک لیتے۔

آپ نے 1984 میں وفات پائی آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اس لیے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔

آپ کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ میری بڑی امی اُن کی زندگی میں ہی وفات پاگئی تھیں۔ آپ کی تربیت کے نتیجہ میں وہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں انہوں نے 31 سال کی عمر میں وفات پائی۔

آپ کی اولاد در اولاد خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت سے گہرا تعلق رکھنے والی ہے۔ میری امی جان محترمہ آصفہ فرحت صاحبہ اہلیہ رانا عبدالحکیم خاں صاحب کاٹھگڑھی کافی عرصہ صدر لجنہ گڑھ موڑ ضلع جھنگ رہیں۔ میری خالہ جان محترمہ عارفہ رفیق صاحبہ اہلیہ رانا رفیق احمد صاحب اس وقت صدر لجنہ ضلع خوشاب ہیں اور ماموں جان محترم رانا نصر اللہ خاں صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر TDA 2 ضلع خوشاب کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں بھی ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور ہم بھی اُن کے نیک کاموں کو جاری رکھنے والے ہوں۔ (آمین)

بقیہ صفحہ 4 فیوض و برکات قرآنی

2 اعراض معنوی نہ ہو۔

قرآن مجید کو زندگی کا مدار قرار دیتے ہوئے اس سے محبت کرنے اور اس کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔“

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 13)

تلاوت کے بارے میں فرمایا خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا بھی عبادت ہے۔ فرمایا۔ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش الحانی سے قرآن سنا تھا اور آپ اس پر روئے بھی تھے......ہمیں خود خواہش رہتی ہے کہ کوئی خوش الحان حافظ ہو تو قرآن سنیں“۔ پس صوری اعراض سے بچنے کے لئے ضرورت ہے کہ تلاوت کا اہتمام باقاعدگی سے کیا جائے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 162)

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کلام کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رکھے اس کے پڑھنے پڑھانے کی ہمیں توفیق بخشتا رہے اور ہمیں امام وقت کے ساتھ عجز و انکسار کے ساتھ چمٹے رہ کر اپنے کلام کے فیوض و برکات سمیٹنے کے لائق بنائے۔

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضاں
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

مکرم محمود احمد صاحب بھٹی کی یادیں

مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر 166 مراد کے فعال محنتی اور مثالی خادم مکرم محمود احمد صاحب بھٹی مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب بھٹی کے بیٹے تھے۔ آپ 29 ستمبر 2008ء کو ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔ مرحوم بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنے بوڑھے والدین کے ساتھ رہائش پذیر تھے اور والدین کی خدمت میں ہمہ وقت مصروف تھے۔

2000ء ماہ اپریل کے شروع میں خاکسار پہلی دفعہ چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر میں سائیکل پر گیا جب مرکزی چوک میں پہنچا تو میرے سامنے ایک مستعد نوجوان مسکراتا ہوا میری طرف بڑھا السلام علیکم تشریف لائیے کہتا ہوا خاکسار کے سائیکل کو پکڑ لیا اور دائیں ہاتھ سے میرے دائیں ہاتھ کو مضبوطی سے تھام لیا اور دھیرے دھیرے چلتا ہوا اپنے گھر کے سامنے رک کر کہنے لگا ایک منٹ انتظار فرمائیے بندہ آیا ہی چاہتا ہے'' چند لمحوں میں گیٹ کھول دیا اور اپنا تعارف کرانے کے بعد خاکسار سے پوچھا آپ مربی ہیں، معلم ہیں انسپکٹر ہیں یا نمائندہ؟

خاکسار آپ کی گفتگو سے بہت متاثر ہوا۔ دیہات میں رہنے کے باوجود اردو میں بات چیت اور طرز کلام بہت پیارا تھا۔ خاکسار نے اپنا تعارف کرایا کہنے لگا کہ مجھے پہلے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ معلم ہیں اور چک نمبر 168 مراد میں آپ کی تقرری ہوئی ہے یہ پہلی ملاقات تھی اس ملاقات میں آپ نے مقامی بیت الذکر میں نمازوں کے مقررہ اوقات بتائے اس کے بعد آٹھ سال تک موصوف کے ساتھ کام کرنے اور انہیں قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔

خدام الاحمدیہ میں کارکردگی

بوقت وفات بھٹی صاحب نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر تھے۔ آپ کو خدام الاحمدیہ میں کئی شعبوں پر کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، معتمد خدام الاحمدیہ ضلع اور ناظم اطفال ضلع کے شعبہ میں نمایاں کام کیا، دینی کاموں کا آپ کی ذات میں بے حد جذبہ تھا، جب آپ معتمد تھے تو ضلع کی جملہ مجالس سے رپورٹس بر وقت حاصل کر کے مرکز میں ارسال کرنے کی فکر کرتے، ماہانہ اجلاسات باقاعدگی سے کرواتے اور اس کا ریکارڈ رکھتے۔ خدام و اطفال کو بیدار رکھنے کے لئے مجالس کے دورہ جات کرتے، انفرادی جائزہ بھی لیتے رہتے۔ آپ جس شعبہ میں کام کرتے اس شعبہ میں تدریجی ترقی ہوتی جاتی۔ مجلس کے کام بڑی خوشی سے کرتے، خدام کے ضلعی اجتماعات بھٹی صاحب کے چک 166 مراد میں ہوا کرتے آپ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے، بڑے انتھک وجود تھے، سارا دن اور ساری رات کام کرتے، اجتماع کے سٹیج کو خوب بناتے، مقام اجتماع میں مختلف بینرز لگواتے اور ماحول کو سجا دیتے، وقار عمل کے دوران آگے بڑھ کر کام کو ہاتھ لگاتے۔ آپ کی دیکھا دیکھی دیگر خدام واطفال بھی کام میں جت جاتے، مجلس کے کام کرنے والوں کو سراہتے دل بڑا کرنے کے لئے داد دیتے رہتے۔ دنوں کا کام گھنٹوں میں انجام دلوا دیتے۔

مثالی عادات

بھٹی صاحب صوم وصلوٰۃ کے بچپن سے پابند تھے خوش نصیب مثالی خدام میں سے ایک تھے۔ قیام اللیل کے عادی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات میں خوش مزاجی ودیعت کی تھی، ہر وقت مسکراتے رہتے، غصہ میں آپ کو کبھی نہ دیکھا۔ کبھی غصہ کیا بھی تو ساتھ ہی مسکرا دیا۔

نداء الصلوٰۃ آتے ہی بیت الذکر کا رخ کرتے گلی بازار میں ملنے والوں کو حیی علی الصلوٰۃ کی یاددہانی کراتے آتے، بیت الذکر کے ساتھ آپ کو خاص لگاؤ تھا، دیکھنے والوں کو یاد ہوگا کہ آپ نماز بڑی عمدگی سے پڑھا کرتے، لمبے سجدات کرتے ہر رکن بڑی خوبصورتی سے ادا کرتے، تلاوت کلام پاک میں باقاعدہ تھے۔ کبھی ناغہ ہو گیا تو زبانی حفظ حصہ کو دہراتے رہتے، اجتماعات پر نشست گاہوں میں تلاوت کلام پاک کرتے اور ساتھ ترجمہ ضرور پڑھتے۔

دورہ جات کے دوران جہاں نماز کا وقت آ گیا اس جماعت میں نماز باجماعت کا انتظام نہ بھی ہوتا تو مقامی احباب کو ساتھ ملا کر جماعت کرا لیتے، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مقررہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی ادعیہ یاد کر لی تھیں اور انہیں خود بھی پڑھتے اور خدام و اطفال کو اس کی یاددہانی کراتے رہتے۔

بنی نوع انسان کی ہر شعبہ میں خدمت کرنا جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے آپ اس میدان میں بھی مثالی تھے، بیماروں کا علاج کرانا، ادویات خرید کر دینا، مریضوں کی عیادت کرنا روزمرہ کا معمول تھا۔ غرباء کا خیال دل میں تازہ رہتا، عیدین کے مواقع پر گفٹ پیک تیار کر کے مستحقین کو پیش کرتے تھے۔ اس میں اپنے بیگانے کا کوئی فرق نہ کرتے۔ سب کو اچھا مشورہ دیتے کسی کا کوئی نقصان ہو رہا ہوتا تو گھر جا کر اسے مطلع کرتے اور اپنا خیال بھی ظاہر کر دیتے۔ اپنے اور بیگانے آپ پر اعتماد کرتے تھے۔ اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے سب آپ سے خوش رہتے تھے۔

مکرم بھٹی صاحب کے اوصاف میں اکرام ضیف درجہ اولیٰ تھا آپ مہمان نواز تھے جماعتی کارکنان کی دل کھول کر ضیافت کرتے اور اس میں اپنے احباب عزیز و اقارب کو ضرور شامل کیا کرتے، اگر جماعتی سطح پر ضیافت کے انتظامات ہوئے ہوں تو بعدہ مرکزی مہمانان گرامی کی خدمت میں اپنی طرف سے چائے ضرور پیش کرتے انہیں گھر لے جاتے بچوں سے تعارف کراتے اور دعا کے لئے درخواست کرتے اس طرح مرکزی مہمانوں سے برکت حاصل کرتے رہتے۔

مکرم محمود احمد بھٹی صاحب جماعتی کاموں کو اولیت دیتے تھے اور اس کی اہمیت کے پیش نظر اجلاسات میں تیاری کے ساتھ شمولیت کرتے، آپ کی یہ خوبی تھی کہ اجلاس میں دیگر ممبران سے پہلے اور بروقت تشریف لاتے اپنا کام مکمل کر کے آتے، راستہ میں کوئی مل گیا تو اسے بھی اپنے ساتھ سوار کر لیتے، اگر مرکزی نمائندگان دیگر مقامات سے آ رہے ہوتے تو موبائل کے ذریعہ رابطہ کر کے انتظامیہ کو کہتے کہ خاکسار مرکزی نمائندہ صاحب کے استقبال کے لئے جا رہا ہے ان کو یہاں آنے میں دشواری ہو گی، سواری کی مشکل ہو گی آپ اجازت دیں تو لے آؤں تو کہتے اس انتظار کے ثواب میں آپ سب شامل ہوں گے۔

اجلاسات کے اختتام پر انتظامات کو اپنے سامنے ذاتی نگرانی سے سنبھالتے، پروگرام میں استعمال ہونے والی اشیاء گن کر متعلقہ افراد کو پیش کرتے آپ کے اندر ذمہ داری کا احساس ہوتا جس جماعت میں، جلسہ، میٹنگ، یا تقریب ہوتی اس میں اپنی مدد تعاون کی پیشکش کرتے اس بات سے آپ کبھی غافل نہ ہوتے۔ اگر غیر حاضر ہونا ہوتا تو متعلقہ عہدیداران سے غیر حاضری کی اجازت لیتے۔

بھٹی صاحب مقامی جماعت میں خدمت دین کرنے کے علاوہ ضلعی نظام میں بھی خدمت دین میں پیش پیش تھے۔ مکرم امیر صاحب ضلع کی مجلس عاملہ کے فعال ممبر تھے بوقت وفات آپ کے پاس خاص شعبہ تربیت نومبائعین کا قلمدان تھا، آپ کا رابطہ دوطرفہ تھا۔ مرکز اور جماعتوں میں مفوضہ امور کی انجام دہی بروقت کرنے کے لئے مرکز سے آمدہ وفود کے ساتھ دورہ جات کرتے۔ وفد کو خوش آمدید کہنے کے لئے پہلے ہی اڈہ پر پہنچ جاتے اور ساتھ چند خدام کو بھی لے لیتے۔

نئے بھائیوں کو جماعت میں مدغم کرنے اور اجنبیت ختم کرنے کے لئے مقامی سطح اور ضلعی سطح پر نومبائعین کی تربیتی کلاسز اور اجتماعات کا انعقاد کراتے اور حاضری بڑھانے کے لئے عہدیداران اور واقفین زندگی سے تعاون حاصل کرتے، آپ کے دور میں ضلعی اجتماعات کامیاب ہوئے۔

اسی طرح جذبہ ایمانی کو ابھارنے اور صحبت صالحین و صادقین کے حصول کے لئے نومبائعین کو زیارت مرکز کے لئے تیار کرتے اور وفود کی شکل میں اپنا حرج کر کے بھی لے جاتے اور مرکزی تربیتی کلاسز برائے نومبائعین میں ضلعی نمائندگی لازمی بنانے کے لئے نمائندگان بھجواتے۔

مکرم محمود احمد صاحب بھٹی نڈر اور پُر جوش داعی الی اللہ تھے۔ آپ کا حلقہ احباب خاصا وسیع تھا مزید اس میں وسعت دیتے رہتے، پیغام خداوندی فرض سمجھ کر پہنچاتے جب گھر سے نکلتے تو اس بات کی نیت کر لیتے کہ آج اتنے احباب تک پیغام حق پہنچانا ہے اور اس ٹارگٹ کو پورا کر کے واپس لوٹتے۔

وفات سے چند ماہ قبل کراچی سے ایک اعلیٰ قسم کا سی ڈی پلیئر خرید کر لائے تھے اور داعیان الی اللہ کو پیشکش کیا کرتے کہ جہاں کہیں کوئی معلوماتی پروگرام کرنا ہو تو سی ڈیز اور پلیئر تیار ملے گا۔ آپ کے ذریعہ سینکڑوں افراد تک منظّم طریق پر پیغام پہنچا اور آپ کی محنت، لگن اور دعاؤں سے درجنوں نومبائع سعادت پا گئے۔

حادثۂ وفات

29 ستمبر کو بہاولپور میں زیر علاج اپنے چچازاد کی عیادت کے بعد واپس گھر آ رہے تھے کہ اچانک گاڑی کا ٹائر پھٹ گیا اور گاڑی قلابازیاں کھاتی ہوئی دور جا گری اور اس خطرناک حادثہ کے باعث آپ موقع پر ہی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ کی اس وقت عمر 36 سال تھی۔

مرحوم کی اولاد میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ بیٹا عزیزم مبارز احمد وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ مرحوم نے اپنے سوگوار بچوں کے علاوہ اہلیہ محترمہ اور ضعیف والد صاحب چھوڑے ہیں۔

مقامی طور پر مرحوم کی نماز جنازہ مکرم نذیر احمد صاحب خادم نائب امیر ضلع بہاولنگر نے 30 ستمبر 2008ء کو پڑھائی۔ نماز جنازہ میں نواح کی جماعتوں کے کثیر احمدی شامل ہوئے اپنے حسن اخلاق اور تعلقات کی بناء پر غیر از جماعت دوستوں نے بھی جنازہ میں شرکت کی۔

مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے وصیت کے بابرکت نظام میں شامل تھے آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ یکم اکتوبر 2008ء عید الفطر کے روز نماز فجر پر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر رشتہ ناطہ نے بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز عید الفطر کے بعد ایک بجے دن امانتاً قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین کے مقام سے سرفراز فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

❁ مکرم عبدالکبیر قمر صاحب مربی سلسلہ اطلاع دیتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے 22 جولائی 2009ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کو وقف نو کی مبارک تحریک میں قبول فرماتے ہوئے عبدالمقیت نام عطا فرمایا ہے۔ جو معروف احمدی شاعر مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کا پوتا اور مکرم محمد صادق صاحب صدر حلقہ سروبہ گارڈن کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم وقار احمد طاہر مورانی صاحب کارکن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 13 اگست 2009ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وقف نو میں منظور فرماتے ہوئے فراز احمد نام عطا فرمایا ہے نومولود مکرم ڈاکٹر نثار احمد مورانی صاحب مرحوم اور مکرمہ منصورہ نثار صاحبہ مرحومہ بنت مکرم شیخ نعمت اللہ صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم محمد افضل صاحب چک سکندر والے اور مکرمہ فرخ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم شیخ نعمت اللہ صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ وقف کا حق ادا کرنے والا ہو اور جماعت کے لئے ایک بابرکت وجود بنے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم بشارت الرحمٰن ناصر صاحب بابت ترکہ مکرم ناصر احمد صاحب)

❁ مکرم بشارت الرحمٰن ناصر صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ناصر احمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 16/3 دارالیمن غربی برقبہ ایک کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ خاکسار کے نام کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ بشریٰ ناصر صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم قیصر محمود صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ عطیۃ النور صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

نکاح و تقریب شادی

❁ مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم طاہر احمد غالب صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ رخ خندان مرزا صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب آف امریکہ سے 3 اگست 2009ء کو رفیع بینکوئیٹ ہال ربوہ میں مبلغ 12 ہزار یورو حق مہر پر مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے کیا۔ اسی روز رخصتی عمل میں آئی اگلے دن 4 اگست 2009ء کو دعوت ولیمہ رفیع بینکوئیٹ ہال ربوہ میں ہوئی جس میں محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی ربوہ نے دعا کروائی۔ مکرم طاہر احمد غالب صاحب نے 2002ء میں پنجاب یونیورسٹی سے درجہ اول میں معاشیات کی ماسٹر ڈگری حاصل کی پھر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے 2003ء میں جرمنی چلا گیا۔ پیارے آقا سے ایک مرتبہ میڈل بھی انعام پا چکا ہے۔ دلہا مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب مرحوم آف چک چٹھہ ضلع حافظ آباد کا پوتا ہے جبکہ دلہن مکرم شریف احمد صاحب پیرکوٹی آف ناصر آباد شرقی ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ملازمت کے مواقع

❁ Mino موٹرز کو سیلز مینیجر اور ٹریز مینیجر درکار ہیں۔ درخواستیں 21 اگست تک مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھجوائی جاسکتی ہیں۔

muhammad-akram@hinopak.com

❁ پاکستانی کمرشل بینک کو آفیسرز درکار ہیں۔ درخواستیں 29 اگست تک بھجوائی جاسکتی ہیں۔

❁ پاک چائنہ انویسٹمنٹ کمپنی کو سٹاف درکار ہے۔ درخواستیں 24 اگست 2009ء تک مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھجوائی جاسکتی ہیں۔

careers@pakchinainvest.com

❁ یونیورسٹی آف اسلام آباد کو سٹاف درکار ہے۔

(نوٹ) تفصیلات کیلئے 16 اگست 2009ء کا انگریزی اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

درخواست دعا

❁ مکرم منصور احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ دفتر وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد اعظم فاروقی صاحب معلم وقف جدید کچھ عرصہ سے بوجہ برین کلاٹ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد مکمل صحت یاب کرے اور تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

❁ مکرم علیم الدین قمر صاحب دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھائی محترم ماسٹر بشارت احمد صاحب عرصہ 4 ماہ سے پیٹ کے عارضہ سے بیمار ہیں بیماری جوں کی توں ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ والی لمبی زندگی دے۔ آمین

❁ مکرم عبدالرزاق صاحب صدر محلّہ بشیر آباد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم عبدالغنی صاحب برین ہیمبرج اور فالج کی وجہ سے صاحب فراش ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ کے میڈیکل وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے والد محترم کی کامل و عاجل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم محمد حفیظ قریشی صاحب دفتر دارالذکر لاہور کی اہلیہ محترمہ بلقیس اختر صاحبہ طویل عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم غلام مصطفیٰ تبسم صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے دوست مکرم ارشد احمد فاروقی صاحب سابق منور شوز گولبازار والے، دارالیمن وسطی سلام عرصہ سات سال سے بائیں طرف فالج کی وجہ سے علیل ہیں چلنے پھرنے میں معذوری ہے اب آنکھوں میں سفید موتیا بھی اتر رہا ہے کمزوری اور ضعف بہت ہے تمام احباب جماعت سے شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم اصغر جاوید احمد صاحب بابت ترکہ مکرم اکبر علی صاحب مرحوم)

مکرم اصغر جاوید احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم اکبر علی صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 20/18 دارالنصر شرقی برقبہ دس مرلے منتقل کردہ ہے۔ نیز امانت صدر انجمن احمدیہ 24-8968/6 میں -/151950 روپے ہیں۔ 20/18 پلاٹ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے اور رقم -/151950 مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ کے نام منتقل کر دی جائے دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء۔

1۔ مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ بشریٰ پروین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

راشد منہاس۔ نشان حیدر

20 اگست 1971ء نشان حیدر حاصل کرنے والے سب سے کم عمر شہید راشد منہاس شہید کا یوم شہادت ہے۔ راشد منہاس شہید 17 فروری 1951ء کو کراچی میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے سینئر کیمبرج کا امتحان کراچی کے سینٹ پیٹرک کالج سے پاس کیا اور نتیجہ آنے سے پیشتر ہی ایئرفورس کے لئے اپلائی کر دیا اور ایئرفورس میں شامل ہوگئے۔ 1971ء میں وہ پائلٹ آفیسر بن گئے۔ یہ 20 اگست 1971ء کا واقعہ ہے راشد منہاس شہید اپنی سولو پرواز پر روانہ ہوگئے۔ ابھی ان کا طیارہ رن وے پر ہی تھا کہ انہیں ان کا انسٹرکٹر فلائٹ لیفٹیننٹ مطیع الرحمٰن رن وے پر نظر آیا۔ جس نے انہیں رکنے کا اشارہ کیا انہوں نے طیارہ روک کر جہاز روکنے کی وجہ پوچھنی چاہی تو غدار انسٹرکٹر نے ایک جست لگائی اور کاک پٹ میں داخل ہو کر راشد کی پچھلی سیٹ پر قبضہ کر لیا۔ اس سے پہلے کہ راشد منہاس کچھ کر سکتے انسٹرکٹر نے دوہرے کنٹرول سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پرواز شروع کر دی اور جہاز کا رخ بھارت کی طرف کر دیا۔ اس وقت مطیع الرحمٰن کے پاس چند اہم دستاویزات تھیں جو وہ ہندوستانی حکومت کو دینے جا رہا تھا۔

راشد منہاس نے صورتحال کا اندازہ لگاتے ہوئے بھرپور مزاحمت شروع کی۔ جب طیارہ بھارت کی سرحد سے چالیس میل دور رہ گیا تو راشد نے آخری مرتبہ طیارے کا کنٹرول چھیننے کی کوشش کی اور مزاحمت کے بعد طیارہ زمین پر گرا دیا۔ اس وقت وہ بھارتی سرحد سے صرف 32 میل کے فاصلے پر تھے۔ طیارہ ایک زبردست دھماکے کے ساتھ زمین سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا اور اس کے اٹھتے ہوئے شعلوں نے غدار مطیع الرحمٰن کے ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔

راشد منہاس شہید ہوگئے۔ ان کی جرأت بہادری اور قربانی پر انہیں ملک کے سب سے بڑے عسکری اعزاز نشان حیدر سے نوازا گیا۔

Dermaxo & Dermo Cure Cream

خارش داد، چنبل، ایگزیما، برص، دانے پھنسیاں داغ دھبے چوٹ زخم اور کیڑا کاٹ جائے۔ ایڑھیاں پھٹ جائیں بفضل خدا بہترین کریم قیمت -/30 روپے -/15 روپے طبیبوں کو رعایت (نوٹ) ربوہ میں ہر سٹور پر دستیاب ہے

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

رحمت بازار ربوہ: 0333-6568240

اس کو ضرور پڑھ لیں

حضرت مسیح موعود حقیقۃ الوحی کے مطالعہ کے بارے میں ایک اہم اعلان میں فرماتے ہیں کہ

"میں اپنی عزیز قوم کے......اُن سب کو جو اِس کتاب (حقیقۃ الوحی ۔ناقل) کو پڑھ سکتے ہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اگر اُن کو یہ کتاب پہنچے تو ضرور اوّل سے آخر تک اِس کتاب کو غور سے پڑھ لیں۔ اور مَیں پھر اُن کو اس خدائے لاشریک کی دوبارہ قسم دیتا ہوں جس کے ہاتھ میں ہر ایک کی جان ہے کہ وہ اپنے اوقات اور مشاغل کا حرج بھی کر کے ایک دفعہ غور اور تدبّر سے اِس کتاب کو اوّل سے آخر تک پڑھ لیں۔ اور پھر مَیں تیسری دفعہ اُس غیّور خدا کی اُن کو قسم دیتا ہوں جو اُس شخص کو پکڑتا ہے جو اُس کی قسموں کی پروا نہیں کرتا کہ ضرور ایسے لوگ جن کو یہ کتاب پہنچے اور وہ اِس کو پڑھ سکتے ہوں۔۔۔اوّل سے آخر تک ایک مرتبہ اِس کو ضرور پڑھ لیں"

(اعلان 15/مارچ 1907ء از حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ نمبر 612)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

(بقیہ از صفحہ 1)

☆ رمضان کے بابرکت مہینہ میں رمضان اور قرآن کی برکتوں سے پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت کو ناظرہ قرآن کریم کا کم از کم ایک دور مکمل کرنے کی طرف ضرور توجہ دلائیں اور رمضان کے آخر میں ان احباب کی معین تعداد کی رپورٹ (تنظیم وار) ارسال کریں (جنہوں نے ناظرہ قرآن کا ایک دور یا ایک سے زیادہ دور کئے ہوں)۔ نیز احباب کو ترجمۃ القرآن پڑھنے کی بھی تلقین کریں اور ترجمہ قرآن کا مکمل دور کرنے والوں کی رپورٹ بھی ارسال کریں۔

☆ دوران عشرہ عہدیداران گھروں کا دورہ کر کے احباب کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت (تمام تنظیموں کے ممبران) روزانہ تلاوت قرآن کریں خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے ان کو روزانہ تلاوت کرنے اور قرآن کا دور مکمل کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ جماعتیں عشرہ قرآن پر عمل کر کے خصوصی توجہ سے اس کی رپورٹ دفتر نظارت تعلیم القرآن ربوہ میں ضرور ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

درخواست دعا

۞ مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں ۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆......☆......☆

ایم ٹی اے کے پروگرام

23/اگست 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سروس
2-35 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-05 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء
5-05 am	راہ ھدیٰ
6-05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21/اگست 2009ء
7-10 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-25 am	تلاوت، درس حدیث
7-40 am	چاند کا نظارہ
8-05 am	درس القرآن
9-50 am	تلاوت کلام پاک مکرم ہانی طاہر صاحب
10-45 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11-10 am	خطبہ جمعہ 21/اگست 2009ء
12-00 pm	تلاوت، درس حدیث
2-00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء
3-50 pm	انڈونیشین سروس
4-55 pm	درس القرآن
6-50 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
7-20 pm	بنگلہ پروگرام
8-20 pm	خطبہ جمعہ 21/اگست 2009ء
9-25 pm	جلسہ سیرت النبی ﷺ
10-25 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء

24/اگست 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-20 am	تلاوت
1-15 am	عربی سروس
3-30 am	درس القرآن
5-20 am	تلاوت
6-00 am	تلاوت، درس حدیث
7-05 am	درس القرآن
8-45 am	تلاوت
9-35 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
10-10 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء
12-00 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
2-40 pm	گلشن وقف نو
3-45 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	درس القرآن
6-15 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
7-20 pm	بنگلہ پروگرام
8-20 pm	خلافت جوبلی مشاعرہ
9-15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 22/اگست 2008ء
10-15 pm	سیرت صحابہ رسول اللہ ﷺ
10-55 pm	گلشن وقف نو

خبریں

طالبان ترجمان مولوی عمر 2 ساتھیوں سمیت گرفتار کالعدم تحریک طالبان پاکستان کے ترجمان اور بیت اللہ محسود کے قریبی ساتھی مولوی عمر کو 2 ساتھیوں سمیت گرفتار کرلیا گیا ہے۔ ان کی گرفتاری پر ایک کروڑ روپے کا انعام رکھا گیا تھا۔ انٹیلی جنس کے تین عہدیداروں نے تصدیق کرتے ہوئے بتایا ہے کہ مولوی عمر کو سیکیورٹی فورسز نے مقامی عمائدین کی نشاندہی پر اس وقت گرفتار کیا جب وہ مہمند ایجنسی سے اپنے دو ساتھیوں وحید گل اور حمید اللہ کے ساتھ کار پر سفر کر رہا تھے، ان کے قبضے سے اسلحہ بھی برآمد کرلیا گیا۔ واضح رہے کہ مولوی عمر جب بھی کوئی دھماکہ یہ بم حملہ ہوتا تو ان واقعات کی ذمہ داری قبول کرنے کیلئے مختلف ٹی وی چینلز کو نامعلوم مقامات سے ٹیلی فون کر کے ذمہ داری قبول کرتا تھا۔

چیئرمین سٹیل ملز برطرف، آڈٹ کا حکم وزیر اعظم گیلانی نے پاکستان سٹیل ملز کے چیئرمین معین آفتاب شیخ کو ان کے عہدے سے فوری طور پر برطرف کردیا ہے۔ یہ بات انہوں نے قومی اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے بتائی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ میں نے چیئرمین سٹیل ملز کو ملز میں کرپشن کے الزامات کی رپورٹیں ملنے پر برطرف کیا ہے اور ان کے خلاف تحقیقاتی رپورٹ جلد از جلد طلب کی ہے۔ میں پاکستان سٹیل ملز کا مکمل آڈٹ چاہتا ہوں، اس کے لئے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو آڈٹ کرنے کی ہدایت کردی ہے۔

ضبط شدہ چینی مارکیٹ میں سستے داموں فروخت کرنے کا حکم وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ چینی کی مقررہ نرخوں پر فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔ انہوں نے ذخیرہ اندوزوں سے ضبط شدہ چینی فوری طور پر مارکیٹ میں لاکر مناسب داموں فروخت کرنے کا بھی حکم دیا، صوبہ بھر میں عوام کو رمضان المبارک کے دوران معیاری ومناسب نرخوں پر اشیاء صرف کی فراہمی کیلئے رمضان بازار قائم کر دیئے گئے ہیں اور قیمتوں پر کڑی نظر رکھنے کے لئے صوبائی سطح پر ایک خصوصی سیل تشکیل دے دیا گیا ہے۔

وفاقی حکومت نے شوگر ملز مالکان کے مطالبات مان لئے حکومت اور شوگر ملز مالکان کے درمیان مذاکرات میں حکومت دباؤ میں آ گئی اور شوگر ملز مالکان کے مطالبات مان لئے۔ وفاقی وزیر صنعت وتجارت منظور وٹو نے کہا ہے کہ پنجاب میں شوگر ملیں چینی 49 روپے 75 پیسے کلو کے حساب سے فروخت کریں گی جبکہ سندھ میں شوگر ملیں 48 روپے میں ایکس مل چینی فروخت کریں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ صوبائی حکومتیں شوگر ملوں کے سٹاک چیک کرنے میں سختی نہ کریں اور نہ ہی چھاپے مارے جائیں اور چینی کے گرفتار ڈیلروں کی بھی رہائی کا حکم دے دیا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 20۔اگست

طلوع فجر	5:08
طلوع آفتاب	6:34
زوال آفتاب	1:12
غروب آفتاب	7:49

تریاق معدہ
ہاضمے کا لذیذ چورن
کھانا ہضم کرتا ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائیل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209

مکان برائے کرایہ
واقع دارالعلوم غربی حلقہ ثناء 4 کمرے برآمدہ اٹیچڈ کچن بہترین لوکیشن کرایہ پر دینا مقصود ہے۔ خواہشمند حضرات فون نمبر 0301-7160182 پر رابطہ کریں کرایہ ڈیمانڈ 7500 روپے ماہانہ ہوگی۔

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
(1) کورس دو ماہ -/4000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ -/4000
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کرسکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
Rabwah SINCE 1952
Aqsa Road | Railway Road
6212515 | 6214750
6215455 | 6214760
www.sharifjewellers.com

FD-10